

اسماعیلی و بابی دیوبندیوں کے عقائد میں تضاد

اپنے منہ مشرب اور کافر

اولیاء اکرام کے اختیارات و تصرفات کے انکار میں دیوبندی مصنف نے ”بریلوی فتنہ کاروپ“ نامی کتاب میں مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب ”منصب امامت“ سے ایک عبارت نقل کی اس کا ترجمہ بھی انہوں نے کیا، وہ یہ ہے:

”اور نہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم میں تصرف کرنے کی قدرت ان کو دی ہے اور انسانوں کے معاملات ان کے حوالے کر دیئے ہوں وہ بامر الہی اپنی قدرت سے یہ تصرف عالم کون میں کرتے ہیں، ایسا عقیدہ رکھنا خالص کفر شرک ہے۔ جو کوئی ان اولیاء اللہ کے بارے میں یہ نتیجہ عقیدہ رکھے وہ بلاشبہ مشرک و کافر ہے“

بریلوی فتنہ کاروپ، مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور ص ۱۳۸

ایک طرف تو دیوبندی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو یہ قدرت نہیں دی کہ وہ عالم میں تصرف کریں، کسی کی مصیبت میں کام آئیں۔ اور کوئی بلا دفع کریں

مگر دوسری طرف اسماعیلی دہلوی کے عقیدہ کا خون ہوتا دیکھیں اور دیکھیں دیوبندی کسی طرح اپنے منہ مشرک اور کافر بنے۔

دیوبندی مولوی عبدالرحیم سہانپوری کا یہ دعویٰ ملاحظہ فرمائیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی قدرت دی ہے کہ وہ فضا میں اڑتے ہوئے ایک بے جان پتلے کو صرف ہاتھ کے اشارہ زمین پر اتار لیں اس سے بات کریں اور اسے واپس کر کے بہت سے لوگوں کے سروں سے بلا ٹالیں

بحوالہ ”آپ بیتی نمبر ۶ ص ۳۱۱، ۳۱۲“

ناظرین اب آپ ہی فیصلہ کریں۔ یہ اسماعیلی وہابی عقائد میں تضاد ہے یا نہیں۔

یہ اپنے منہ مشرک اور کافر ہوئے یا نہیں

جو قدرت خدا نے دیو بندی مولوی کو عطا کی ہے وہی قدرت انبیاء و اولیاء کا عطا

کر دئے تو کفر شرک ہو جائے؟

اللہ عزوجل ہم کو ان اسماعیلی وہابی دیوبندیوں کے شر سے بچائے

www.islamimehfil.com

www.nafseislam.com

www.irshad-ul-islam.com

ارشاد القادی کی کتاب زلزلہ کا تحقیقی و تنقیدی جواب

بریلوی فتنہ کانیا روپ

مؤلف

مولانا محمد عارف شبلی اُستادِ زوہِ اُعلیٰ لکھنؤ

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم



فعل اور تصرف نہیں ہوتے بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فعل اور تصرف ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کو ان اولیا، اللہ، اصحابِ خدمت، ہی کا فعل اور تصرف اور ان کی مکتہ کا کوشش کرے تو یہ شرک کا عقیدہ ہوگا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

پس انہی از تغیرات و تقلبات
نہ کوہ و دریا و اقطار عالم و اطوار بنی آدم
محدث میگردد و مہراز قدرت کاملہ
ایشان نیست بذاتہ نتائج طاقت امکانی
نہ ایک حق جل و علا ایشاں را قدرت
آثار تصرف عالم عطا فرمودہ کار و بار
بنی آدم یا ایشاں بقولین نمودہ پس
ایشان با مرئی قدرت خود صرف میماند
و این تصرفات گوناگون و تغیرات
بوقلمون در عالم کون بر روی کاغذ
آرند کہ این اعتقاد شرک محض است
و کفر محض ہر کہ بجانب ایشاں این
عقیدہ قبیح داشتہ باشد بے شک
مشرک مردہ و است و کافر مطرود
باجلہ نزول تقدیر الہی بنا بر وجہ
کے یا دعائے کے از مقبولین امرے دیگر

پس تغیرات اور حالات میں جو تبدیلیاں
وہی کا اوپر ذکر ہوا، اسی عالم میں یا
افسانوں کے احوال میں پیدا اور ظاہر
ہوتی ہیں وہ سب ان اولیا، مقربین
کی قدرت اور طاقت کا نتیجہ نہیں ہیں
اور نہ ایسیست کہ اللہ تبارک و تعالیٰ
نے عالم میں تصرف کرنے کی قدرت ان کو
دے دی ہو اور انسانوں کے معاملات
ان کے حوالے کر دیتے ہوں اور وہ
با مرئی اپنی قدرت سے یہ تصرفات
عالم کون میں کرتے ہوں، ایسا عقیدہ
رکھنا محض شرک و کفر ہے جو کوئی ان
اولیا، اللہ کے بارے میں یہ قبیح عقیدہ
رکھے کہ وہ اپنی قدرت سے یہ تصرفات
کرتے ہیں وہ بلاشبہ مشرک و کافر
الحاصل کسی مقرب بندہ کے غرض

تعارف و ایاد اولی الابھار

آپ بیتی یاد ایام

جسمیں

قطب عالم حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا
عجل رکتا صاحب دس سرفزے اپنے اکابر کے
طرز تعلیم اور تحصیل علم نزد تقویٰ و اخلاص کے
واقعات مجاہدات کو خوش اور دلچسپ میں نہایت
تحقیق و احتیاط کے ساتھ رقم فرمایا ہے

یہ جدید آئینہ ایضاً

فرائض اور مناسبات کے بعد لکھا گیا ہے

ناشر

مکتبہ مقلدنیہ

۱۷- اردو بازار ○ لاہور

شکریہ

ریزگاری واپس کر کے کہا کریں اب اس معاملہ کو فراموش کرنا ہوں۔ پھر میں نے کہا کہ مسجد سے باہر چلو
وہاں پھر اس معاملہ کا روبرو کریں گے۔ چنانچہ مسجد سے باہر آکر اور رو پیروے کر میں نے پھر ان
سے ریزگاری لے لی۔ مولوی محمد رشید کی اس بات سے میرا جی بڑا خوش ہوا۔ کیونکہ ظاہر کرنا تو ضروری
ہی تھا لیکن انھوں نے نہایت ادب سے ظاہر کیا۔ یہ پوچھا کہ کیا یہ بیع میں تو داخل نہیں؟

(انامات ص ۲۵۳)

مضمون بالا بہت طویل ہے اور میرے اکابر کا اصول اس میں بہت ہی قابل رشک ہے
حقیقت میں تو یہ تواضع کے ابواب سے ہے۔ اہمیت کی وجہ سے ان واقعات کو علیحدہ لکھنا دیا اور
نمود کے طور پر علیحدہ لکھوایا۔ ان سب کا مدار اپنی کم مائیگی کے استحضار پر ہے۔ جتنی بھی اندر
میں اپنی کم مائیگی ہو گی اور اس کا استحضار ہو گا اتنا ہی زیادہ دوسروں کے اعتراض اور
تنقید پر غصہ کم آئے گا۔

حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری جو بڑے صاحب کشف و کرامات تھے سہارنپور
بھا میں ان کا مزار بھی ہے۔ عید گاہ سے سراسر گاہ کی طرح پہچانے ہوئے، ہائیں جاننا ایک
مسجد کے قریب ہے اور ان کے کشف و کرامات کے بہت قصبے مشہور بھی ہیں۔ میرا چلنا ان
کا نگینہ کلام تھا۔ ہمارے کانڈھل کے مولوی روشن علی خان اپنے بچپن میں ان کی خدمت میں
رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و مقرر رہے تھے۔ ایک قندیل اوپر
اڑا جا رہا تھا۔ غریب نے لگے میرے چاندرا یہ دیکھا کیا جا رہا ہے۔ مولوی روشن علی صاحب نے فرمایا
کہ حضرت! مجھے تو پتہ نہیں کیا ہے۔ غریب نے لگے یہ جادو جا رہا ہے اور مجھے اللہ نے یہ قدرت دی
ہے کہ میں اس کو تاروں میں مولوی روشن علی صاحب نے کہا کہ مزد اٹا لیں۔ حضرت شاہ صاحب
نے ہاتھ سے اشارہ کیا دھینچے اٹھ آیا۔ اس میں ایک آدمی کا پتلا بنا ہوا تھا اور اس میں بہت
سی سونیاں اوپر سے نیچے تک چھائی ہوئیں تھیں۔ حضرت نے اس سے پوچھا تو کون ہے اللہ
نے اس کو گویائی عطا فرمائی۔ اس نے کہا میں جادو ہوں۔ حضرت نے اس سے فرمایا کہ کہاں

سے آیا ہے اور کہاں جاوے گا۔ اس نے بتایا غلام جگر سے آیا ہوں غلام کو مارنے جا رہا ہوں حضرت نے اس سے دریافت فرمایا کہ جس نے مجھ کو اس کا کتا مانے کا یا ہمارا اس نے عرض کیا اب تو آپ کا ہی کتا بنوں گا حضرت نے فرمایا کہ جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا مانگے دن معلوم ہو کہ وہ جلد گزر گیا حضرت نے فرمایا کہ یہ میں نے اس لیے کیا کہ نہ معلوم وہ اور کتنوں کو مارے گا۔

ایسے ہی ان کی کرامات و کشف کے سلسلہ کا دوسرا واقعہ بھی مشہور ہے کہ پنجاب سے حکیم نور الدین بسلسلہ معالجہ حضرت شاہ صاحب کے پاس آئے حضرت نے ان سے فرمایا کہ حکیم صاحب پنجاب میں کوئی جگہ قادیان ہے وہاں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ تو نہیں کیا؟ حکیم صاحب نے کہا کہ کسی نے نہیں کیا حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہاں سے ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ اور لوح محفوظ میں آپ کو اس کا مصاحب لکھا ہے۔ آپ کے اندر ایک مرض ہے (بحث کرنے کا اور دیکھنے کا) یہ مرض آپ کو وہاں نے جلے گا اور آپ بتلا ہوں گے۔ ہم تو اس وقت نہ ہوں گے مگر آپ کو پہلے سے مطلع کئے دیتے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حکیم صاحب اس سے مناظرہ کرنے کے لیے گئے اور اس کے دام میں پھنس گئے اور اس پر ایمان لے آئے اور پھر اس کے خلیفہ اول ہو گئے۔ (نور بانگ)

ہمارے اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری نور الدین قادری انہی شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری سے بیعت تھے ان کے اجل خلفاء میں تھے۔ اس کے بعد حضرت نے امام ربانی قطب عالم گنگوہی کی طرف رجوع کیا۔ کسی نے حضرت سے پوچھا کہ آپ نے اپنے دونوں شاگردوں میں کیا فرق پایا۔ تو حضرت نے جواب دیا کہ حضرت گنگوہی قدس سرہ کے یہاں عجب و پندار کا سر کٹا ہوا تھا۔ و حقیقت یہ ایسا سم تامل ہے کہ اس کی نحوست بہت ہی مہلک اور اکابر کے ہوتے ہوئے بھی اپنی نحوست دکھلا کے بغیر نہیں رہتی۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ جنین کی لڑائی میں سید اکوین ختم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہوتے ہوئے بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اجتہاد منسوب ہونا چڑھ فتح مکہ کے بعد معلوم ہوا کہ جنین کے کفار یعنی جلیلہ ہزاران